بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت کی خدمت چاہے وہ کسی رنگ میں بھی کرنے کی توفیق مل رہی ہو اس سے بڑی اور کوئی نیکی نہیں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 مارچ 2017ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کئی ممالک میں جامعہ احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے جہاں سے مربیان اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آچکے ہیں اور آرہے ہیں۔ مغربی ممالک میں رہتے ہوئے جہاں دنیاداری اور دنیاوی چمک دمک عروج پر ہے اپنے آپ کو وقف کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کے سپاہیوں میں شامل ہونے کے لئے پیش کرنا یقیناً ان کی سعادت مندی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا اظہار ہے۔ **لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔** اس لئے اسے اللہ تعالیٰ کے فضل کا باعث سمجھنا چاہئے اور اس کے آگے جھکتے ہوئے اس کے فضل کی تلاش ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ **جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ گئی ہے، اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنا چاہئے۔** والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور ان کی ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مربیان اور صدر جماعت کی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ **مقصد تو ہمارا ایک ہے کہ افراد جماعت کی تعلیم و تربیت، نظام جماعت کا احترام قائم کرنا، خلافت سے وابستگی پیدا کرنا، توحید کا قیام کرنا اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا اس میں حدود اور اختیارات کا سوال ہے۔ آپس میں ایک ہو کر کام کریں۔** جماعت کی خدمت میں تو تقویٰ ہی ہے جو حقیقی اور مقبول خدمت کی توفیق دے سکتا ہے۔ یہ کام تو ہے ہی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کا۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دفعہ جہاں ذرا سا بھی صدر یا عہدیداران یا مربیان کے تعلقات میں کمی ہے یا کوئی ہلکا سا بھی شکوہ آپس میں پیدا ہوا ہے۔ تو وہاں شیطان اندر گھسنے کی کوشش کرتا ہے اور نیکی اور تقویٰ کی جڑیں ہلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ مطلب نہیں کہ خدانخواستہ جماعتی عہدیداروں صدر یا امیر اور مربی کے درمیان جماعت میں عموماً اختلافات پائے جاتے ہیں، نہیں ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ یہ تمام باتیں میں نے کھول کر اس لئے بتادی ہیں کہ صدر، امیر اور مربیان کو پتا ہو کہ ان کا کام بڑا وسیع ہے اور ایک اہم مقصد ہمارے سامنے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بڑا واضح یہ فرمایا ہے کہ صحیح نتائج اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب آپس میں مل جل کر کام کرو۔ جو کام دو ہاتھ کے ملنے سے ہونا چاہئے وہ محض ایک ہاتھ سے انجام نہیں ہو سکتا اور جس راہ کو دو پاؤں مل کر طے کرتے ہیں وہ فقط ایک ہی پاؤں سے طے نہیں ہو سکتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی طرح عہدیداروں اور مربیان دونوں کو یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہم افراد جماعت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے گھروں میں عہدیداروں کے متعلق منفی باتیں نہ ہوں تو پھر صدران اور امراء اور عہدیداران اور اسی طرح مربیان کو بھی ہمیشہ اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ ان کے گھروں میں بھی ایک دوسرے کے متعلق کسی قسم کی منفی باتیں نہ ہوں۔ عہدیداران اور خاص طور پر صدران اور امراء یہ بھی یاد رکھیں کہ افراد جماعت کے لئے بھی ہمیشہ پیار اور محبت کے پر پھیلائیں۔ اپنی جماعت کے ہر فرد کو یہ احساس دلائیں کہ وہ محفوظ پروں کے نیچے ہے۔ ہمیشہ ہر ایک سے نرمی سے مسکراتے ہوئے بات کریں، دفتر کی کرسی آپ میں تکبر کے بجائے عاجزی پیدا کرنے والی ہو، ہر عہدیدار کے بھی اور ہر مربی کے بھی دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہوں، معاملات کو نپٹانے میں جلدی کیا کریں، لٹکایا نہ کریں۔ **عہدیداروں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت کا کوئی عہدہ بھی کسی قسم کی بڑائی پیدا کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ عاجزی میں بڑھانے کے لئے ہے۔ اس لئے ہر فیصلہ کو اور ہر فیصلہ اور کام اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور انتہائی عاجزی سے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔** آنحضرت ﷺ نے صاحب اختیار اور حاکموں کو یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے۔ وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا۔ یہ دیکھیں کتنا سخت انداز ہے اور انسان کو ہلا دینے والا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اور آخرت پر یقین ہو تو ہر عہدیدار اپنا ہر کام انتہائی خوف کی حالت میں کرے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو انتہائی باریکی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی انصاف کے تقاضے بھی پورے ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں۔ ذیلی تنظیمیں بھی ہر سطح پر فعال ہوں انصار بھی لجنہ بھی خدام بھی۔ **اگر باہمی تعاون ہو اور تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام بھی فعال ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا افراد جماعت سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ بھی اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کا انہیں بھی حکم ہے۔ **اگر افراد جماعت کے معیار نیکی اور تقویٰ کے زیادہ ہوں گے تو عہدیدار خود بخود نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے ملتے جائیں گے۔ ہر فرد جماعت کو اپنا فرض بھی پورا کرنا چاہئے جو اس کے ذمہ اطاعت کے حوالے سے کیا گیا ہے۔** یہ ایک بڑا فرض ہے جو فرد جماعت کے سپرد بھی ہے کہ تم اطاعت کرو۔ اپنی نسلوں کے دلوں میں بٹھا دیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ اور تنگدستی اور خوشحالی اور خوشی میں اور ناخوشی اور حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں اطاعت کرنی ہے۔ اللہ کرے کہ ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو ہم اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شمولیت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی